السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تقلید ایک امام معین کی اس طور پر کرنا کہ اگرچہ کوئی مسئلہ اپنے مذہب کا مخالف حدیث رسول اللہ ﷺ کے ہو لیکن بوجہ تقلید معین کے اس پر اڑے رہنا ۔ اور حدیث رسول اللہ ﷺ کی مخالفت اختیار کرنا اس تقلید کا کتاب وسنت سے کیا حکم ہے ؟ اور تعامل صحابہ وتابعین اور اقوال مجتہدین اس باب میں کیا ہے ؟ حدیث صحیح یا حسن رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے کسی کے قول مخالف حدیث پر عمل کرنا شریعت میں کیا حکم رکھتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ان دونوں سوالوں کا یہ ہے کہ وجہ ایسی تقلید سخت کی 'کہ اگرچہ قول مجتہد کا مخالف قول صاحب شریعت کے ہو واجب سمجھنا تقلید امام معین کی ہر امورات جزئیہ میں ہے اور جبکہ استیصال وجوب تقلید مجتہد معین کا ہو تو مطلب ثابت ہے ۔ پس میں کہتا ہوں کہ وجوب تقلید مجتہدین معین کی ہر امورات جزئیہ میں کسی دلیل سے دلائل اربعہ کے ثابت نہیں ۔ مولانا عبد العلی بحر العلوم نے شرح مسلم الثبوت میں لکھا ہے :

وقیل لا یجب الاستمرار ویصح الانتقال وہذا ہو الحق الذي ینبغی ان یومن بہ ویعتقد علیہ لکن ینبغی ان لا یکون الانتقال للتلہی فان التلہی حرام قطعا فی التمذہب کان او غیرہ اولا واجب الا ما اوجبہ اللہ تعالیٰ' والحکم لہ' ولم یوجب علی احدان یتمذہب بمذہب رجل من الامة فایجاب بہ تشریع جدید انتہی

علامہ ابن امیر حاج نے شرح تحریر الاصول میں لکھا ہے :

لو التزم مذہبا معینا کابی حنیفة والشافعی فقیل : یلزمہ' وقیل لا' وہو الاصح انتہی

علامہ شرنبلانی فی عقد الفرید میں لکھا ہے :

لیس علی الانسان التزام مذہب معین انتہی

اور طوالع الانوار میں مذکور ہے :

وجوب تقلید مجتہد معین لا حجة علیہ لا من جہة الشریعة ولا من جہة العقل کما ذکرہ الشیخ ابن الہمام من الحنفیہ فی فتح القدیر فی کتابہ المسمی بتحریر الاصول وبعدم وجوب صرح الشیخ ابن عبد السلام فی مختصر منتقی الاصول من المالکیہ والمحقق عضد الدین من الشافعیہ وذکرا بن امیر الحاج فی التقریر شرح التحریر : ان القرون الماضیة من العلماء اجمعوا علی انہ لا یحل لحاکم ولا مفت بتقلید رجل واحد بحیث لا یحکم ولا یفتی فی شئ من الاحکام الا بقولہ انتہی

اور اجماع کیا ہے اصحاب رضی اللہ عنہ نے اس بات پر کہ مثلاً جس شخص نے مسئلہ پوچھا حضرت ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہ سے ۔ وہ مسئلہ پوچھے حضرت ابو ہریرہ ومعاذ بن جبل سے اور عمل کرے قول پر ان دونوں کے بغیر نکیر کے جیسا کہ علامہ قرانی نے تنقیح میں فرمایا ۔

واجمع صحابہ علی ان من استفتی ابا بکر وعمر ان یستفتی ابا ہریرہ ومعاذ بن جبل وغیرہا ویعمل بقولہا من غیر نکیر انتہی

پس معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص حنفی مذہب بغیر تلہی فی المذہب کسی مسئلہ پر امام شافعیؒ کے عمل کرے اگرچہ کوئی ضرورت داعی بھی او پر عمل کرنے مسئلہ مذہب شافعیؒ کے نہ ہو جائز ودرست ہے ، مثلاً کوئی حنفی المذہب اگر وتر ایک رکعت یا پانچ رکعت محض باتباع سات کے پڑھے تو اس کو ثواب ہوگا ، اور معاذ اللہ اڑے رہنا او پر اس قول امام کے جو صریح مخالف حدیث غیر منسوخ وغیر مودل کے ہو باوجود قدرت رجوع کرنے کے اس طرف ان احادیث صحیحہ کے کہ مخالف قول امام کے ہیں اور نہ چھوڑنا قول امام کا باوجود مخالفت کے اس کی کہ قول نبی صلعم سے 'از شرک واتخاذ ارباب من دون اللہ کے ہے ۔ کسی مسلمان کو ایسی تقلید کرنا حلال نہیں ہے ، بلکہ حرام ہے ، حق تعالیٰ فرماتا ہے : وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اور بھی فرمایا ۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ٢١ ... سورة الاحزاب

اور بھی فرمایا : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ ٥٩ ... سورة النساء

اور بھی فرمایا : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ٢ ... سورة الحجرات

پس جب کہ بلند کرنے سے آواز پر نبی ﷺ کے منع فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ صریح مخالفت قول نبی ﷺ کو اپنا دین وایمان سمجھتے ہیں ؟ مولانا اسمعیلؒ تنویر العینیین میں فرماتے ہیں : لیت شعري کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایات المنقولہ عن ابنی صلی اللہ علیہ وسلم الصریحة الدالة علی خلاف قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصریحة الدالة علی خلاف قول الامام المقلد' فان لم یک قول امامہ فضیہ شائبہ من انشرک کما یدل علیہ حدیث الترمذي عن عدي بن حاتم انہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ والمسیح بن مریم' فقال : یا رسول اللہ انا لم اتخذتم احبارنا ورہباننا اربابا فقال : انکم حللتم ما احلوا وحرمتم ما حرموا انتہی

شیخ محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ میں لکھا ہے :

لایجوز ترک ایۃ او خبر صحیح بقول صاحب اور امام ' ومن یفعل ذلک فقد ضل ضلالا مبینا وخرج عن دین اللہ ' انتہی۔

عبدالوہاب شعرانی نے یواقیت والجواہر میں لکھا ہے :

وکان الامام احمد یقول : لیس لاحد مع ورسولہ کلام لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا الاوزعی ولا النخعی ولا غیر ہم ' وخذ الاحکام من حیث اخذوہ من الکتاب والسنۃ

اور فرمایا امام ابوحنیفہ نے اترکوا قولی بخبر الرسول۔کذافی میزان الشعراء وردالمختار

اور فرمایا امام شافعی نے اذاصح الحدیث فھومذہبی۔کذافی شرح مسلم النووي

اوراسی طرح دوسری کتابوں میں مذکور ہے ۔ نقل سب عبارتوں کی موجب طوالت ہے ،اور تحقیق اس مسئلہ کی بسطا وتحقیقات کتاب معیار الحق للمحدث الدہلوی میں موجود ہے ، من شاء فلینظر۔حررہ ابوطیب محمد شمس الحق عفی عنہ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص169

محدث فتویٰ